Lesson 1: Al-Maidah (Ayaat 1- 5): Day 1 — سُوۡرَةُ المَائدة کی تفسیر

ایاتها ۱۲۰ — ۵ سُوۡرَةُ الۡمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۲ — رکوعاتها ۱۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَهِیۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اَوۡفُوۡا	بِالۡعُقُوۡدِ	اُحِلَّتۡ	لَکُمۡ	بَهِیۡمَةُ	الۡاَنۡعَامِ
اے	لوگو جو	ایمان لائے ہو	پورا کرو	ساتھ عہدوں کے	حلال کیے گئے	واسطے تمہارے	چوپائے	مویشی

اے ایمان والو اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے لیے چارپائے جانور (جو چرنے والے ہیں) حلال کر دیے گئے ہیں

اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اِلَّا	مَا	یُتۡلٰی	عَلَیۡکُمۡ	غَیۡرَ	مُحِلِّی	الصَّیۡدِ	وَاَنۡتُمۡ	حُرُمٌ	اِنَّ	اللّٰهَ
مگر	جو	پڑھی جاتی ہیں	اوپر تمہارے	نہ	حلال جاننے والے	شکار کو	اور تم	احرام باندھے ہو	بے شک	اللہ

بجز ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں مگر احرام (حج) میں شکار کو حلال نہ جاننا۔ اللہ

یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ ۝۱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ

یَحۡکُمُ	مَا	یُرِیۡدُ	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	لَا	تُحِلُّوۡا	شَعَآئِرَ	اللّٰهِ
حکم کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	اے	لوگو جو	ایمان لائے ہو	مت	بے حرمت کرو	نشانیوں	اللہ کی کو

جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے (۱) مومنو! اللہ کے نام کی چیزوں کی بے حُرمتی نہ کرنا اور نہ ادب کے مہینے کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی

وَ لَا الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَ لَا الۡهَدۡیَ وَ لَا الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ

وَلَا	الشَّهۡرَ	الۡحَرَامَ	وَلَا	الۡهَدۡیَ	وَلَا الۡقَلَآئِدَ	وَلَاۤ آٰمِّیۡنَ	الۡبَیۡتَ
اور نہ	مہینے	حرام کو	اور نہ	اس جانور کو کہ نیاز کعبہ کی ہو	اور نہ جنکے گلے میں پٹہ ڈال کر لے جائیں کعبے کو	اور نہ قصد کرنیوالوں	گھر

اور نہ اُن جانوروں کی (جو اللہ کی نذر کر دیے گئے ہوں اور) جن کے گلوں میں پٹے بندھے ہوں اور نہ اُن لوگوں کی جو عزت کے گھر (یعنی بیت اللہ)

الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رِضۡوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ

الۡحَرَامَ	یَبۡتَغُوۡنَ	فَضۡلًا	مِّنۡ	رَّبِّهِمۡ	وَ	رِضۡوَانًا	وَ	اِذَا	حَلَلۡتُمۡ	فَاصۡطَادُوۡا
حرمت والے کہ	چاہتے ہیں	فضل	سے	رب اپنے	اور	رضامندی	اور	جب	حلال ہو تم	پس شکار کرو

کو جا رہے ہوں (اور) اپنے پروردگار کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب گار ہوں اور جب احرام اُتار دو تو (پھر اختیار ہے کہ) شکار کرو۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وَ	لَا	يَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَاٰنُ	قَوْمٍ	اَنْ	صَدُّوْكُمْ	عَنِ	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ
اور	نہ	باعث ہو تم کو	دشمنی	کسی قوم کی	اس واسطے کہ	بند کیا تم کو	سے	مسجد	حرام

اور لوگوں کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تم کو عزت والی مسجد سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے

اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى

اَنْ	تَعْتَدُوْا	وَتَعَاوَنُوْا	عَلَى	الْبِرِّ	وَ	التَّقْوٰى	وَلَا	تَعَاوَنُوْا	عَلَى
یہ کہ	حد سے نکل جاؤ	اور مددگاری کرو	اوپر	بھلائی کے	اور	پرہیزگاری کے	اور مت	مدد کرو	اوپر

کہ تم اُن پر زیادتی کرنے لگو۔ اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ

الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲

الْاِثْمِ	وَ	الْعُدْوَانِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ
گناہ کے	اور	تعدی کے	اور	ڈرو	اللہ سے	بے شک	اللہ	سخت	عذاب کرنیوالا ہے

اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے (۲)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ

حُرِّمَتْ	عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةُ	وَالدَّمُ	وَ	لَحْمُ	الْخِنْزِيْرِ	وَ	مَآ	اُهِلَّ	لِغَيْرِ
حرام کیا گیا	اوپر تمہارے	مردار	اور خون	اور	گوشت	سؤر کا	اور	جو کچھ	پکارا جائے	سوائے

تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا) لہو اور سؤر کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا

اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ

اللّٰهِ	بِهٖ	وَالْمُنْخَنِقَةُ	وَالْمَوْقُوْذَةُ	وَ	الْمُتَرَدِّيَةُ	وَ	النَّطِيْحَةُ	وَ	مَآ	اَكَلَ
اللہ کے	ساتھ اسکے	اور گلا گھونٹی	اور لاٹھی ماری	اور	اوپر سے گر پڑی	اور	سینگ ماری	اور	جو	کھا گیا ہو

جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے اور جو چوٹ لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے، یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی

السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا

السَّبُعُ	اِلَّا	مَا	ذَكَّيْتُمْ	وَ	مَا	ذُبِحَ	عَلَى	النُّصُبِ	وَاَنْ	تَسْتَقْسِمُوْا
درندہ	مگر	جو کہ	ذبح کر لو تم	اور	جو کہ	ذبح کیا جائے	اوپر	کسی تھان کے	اور یہ کہ	قسمت معلوم کرو

جس کو درندے پھاڑ کھائیں مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو۔ اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ بھی کہ پانسوں

بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ

بِالْاَزْلَامِ	ذٰلِكُمْ	فِسْقٌ	اَلْيَوْمَ	يَئِسَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ	دِيْنِكُمْ
ساتھ تیروں کے	یہ	فسق ہے	آج کے دن	نا امید ہوئے	وہ لوگ کہ	کافر ہوئے	سے	تمہارے دین

سے قسمت معلوم کرو ۔ یہ سب گناہ کے (کام) ہیں۔ آج کافر تمہارے دین سے نا اُمید ہو گئے ہیں

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ

فَلَا	تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِ	اَلْيَوْمَ	اَكْمَلْتُ	لَكُمْ	دِيْنَكُمْ	وَ	اَتْمَمْتُ
پس مت	ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	آج کے دن	پورا کیا میں نے	واسطے تمہارے	تمہارے دین کو	اور	پوری کی میں نے

تو اُن سے مت ڈرو اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ (اور) آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ

عَلَيْكُمْ	نِعْمَتِيْ	وَ	رَضِيْتُ	لَكُمُ	الْاِسْلَامَ	دِيْنًا	فَمَنِ	اضْطُرَّ	فِيْ
اوپر تمہارے	نعمت اپنی	اور	پسند کیا میں نے	واسطے تمہارے	اسلام کو	دین	پس جو کوئی	بے بس ہوا	بیچ

اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔ ہاں جو شخص بھوک میں

مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳﴾

مَخْمَصَةٍ	غَيْرَ	مُتَجَانِفٍ	لِّاِثْمٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ
بھوک کے	نہ	جھکنے والا	طرف گناہ کے	پس بے شک	اللہ	بخشنے والا	مہربان ہے

ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿۳﴾

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ

يَسْئَلُوْنَكَ	مَاذَآ	اُحِلَّ	لَهُمْ	قُلْ	اُحِلَّ	لَكُمُ	الطَّيِّبٰتُ	وَ	مَا	عَلَّمْتُمْ
پوچھتے ہیں تجھ سے	کیا	حلال کیا گیا ہے	واسطے انکے	کہہ	حلال کی گئی ہے	واسطے تمہارے	پاکیزہ چیزیں	اور	جو	سکھلاؤ تم

تم سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں انکے لیے حلال ہیں۔ (ان سے) کہہ دو کہ سب پاکیزہ چیزیں تم کو حلال ہیں اور وہ (شکار) بھی حلال ہے

مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ

مِّنَ الْجَوَارِحِ	مُكَلِّبِيْنَ	تُعَلِّمُوْنَهُنَّ	مِمَّا	عَلَّمَكُمُ	اللّٰهُ	فَكُلُوْا	مِمَّآ
زخم دینے والوں کو	شکار کرنے والوں کو	سکھلاتے ہو تم ان کو	اس چیز سے کہ	سکھایا ہے تم کو	اللہ نے	پس کھاؤ	اس چیز سے کہ

جو تمہارے لیے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے سدھار کھا ہو اور جس (طریق) سے اللہ نے تمہیں (شکار کرنا) سکھایا ہے (اسی طریق سے)

اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ

اَمْسَکْنَ	عَلَیْکُمْ	وَ	اذْکُرُوا	اسْمَ	اللّٰہِ	عَلَیْہِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰہَ	اِنَّ	اللّٰہَ
پکڑ رکھیں	اوپر تمہارے	اور	یاد کرو	نام	اللہ کا	اوپر اس کے	اور	ڈرو	اللہ سے	بے شک	اللہ

تم نے ان کو سکھایا ہو تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ رکھیں اس کو کھا لیا کرو (اور شکاری جانوروں کے چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ

سَرِیْعُ الْحِسَابِ (4) اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ

سَرِیْعُ	الْحِسَابِ	اَلْیَوْمَ	اُحِلَّ	لَکُمُ	الطَّیِّبٰتُ	وَطَعَامُ	الَّذِیْنَ
جلد لینے والا ہے	حساب کا	آج کے دن	حلال ہے	واسطے تمہارے	پاکیزہ چیزیں	اور کھانا	ان لوگوں کا کہ

سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے (4) آج تمہارے لیے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہلِ کتاب کا

اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ ۠ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ ؗ وَالْمُحْصَنٰتُ

اُوْتُوا	الْکِتٰبَ	حِلٌّ	لَّکُمْ	وَ	طَعَامُکُمْ	حِلٌّ	لَّھُمْ	وَ	الْمُحْصَنٰتُ
دیئے گئے ہیں	کتاب	حلال ہے	واسطے تمہارے	اور	کھانا تمہارا	حلال ہے	واسطے ان کے	اور	پاکدامنیں

کھانا بھی تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ

مِنَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْکِتٰبَ	مِنْ
میں سے	مسلمانوں	اور	پاکدامنیں	میں سے کہ	ان لوگوں	دیئے گئے ہیں	کتاب	سے

اور پاک دامن مومن عورتیں اور پاک دامن اہلِ کتاب عورتیں

قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ

قَبْلِکُمْ	اِذَآ	اٰتَیْتُمُوْھُنَّ	اُجُوْرَھُنَّ	مُحْصِنِیْنَ	غَیْرَ	مُسٰفِحِیْنَ
پہلے تم	جب	دو تم ان کو	مہران کے	نکاح میں لانے والے	نہ	بدکاری کرنے والے

بھی (حلال ہیں) جبکہ ان کا مہر دے دو۔ اور ان سے عفت قائم رکھنی مقصود ہو نہ کھلی بدکاری کرنی

وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

وَ	لَا	مُتَّخِذِیْٓ	اَخْدَانٍ	وَ	مَنْ	یَّکْفُرْ	بِالْاِیْمَانِ	فَقَدْ	حَبِطَ
اور	نہ	پکڑنے والے	چھپے آشنا	اور	جو کوئی	کفر کرے	ساتھ ایمان کے	پس تحقیق	کھوئے گئے

اور نہ چھپی دوستی کرنی۔ اور جو شخص ایمان کا منکر ہوا اُس کے عمل ضائع

عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ⑤

عَمَلُهٗ	وَهُوَ	فِي	الْاٰخِرَةِ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
عمل اس کے	اور وہ	بیچ	آخرت کے	ٹوٹا پانے والوں میں سے ہے

ہو گئے۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا ⑤

سورۃ کا خلاصہ:

سورۃ مائدہ ترتیب کے لحاظ سے پانچویں نمبر پر ہے۔ سورۃ فاتحہ کے بعد باقی سورتیں مدنی ہیں۔ سورۃ مائدہ کا نام سورۃ العقود بھی ہے۔ عقد کی جمع عقود۔ صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی۔ یعنی 6 ھجری سے 7 ھجری کے درمیان نازل ہوئی۔

کچھ آیات ایسی ہیں جو اللہ کے نبیؐ کے بالکل آخری دور میں نازل ہوئیں۔ اس میں۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ۔۔والی آیت بھی ہے۔ جس میں دین کو مکمل کر دینے کی خوشخبری ہے۔ اِس سورت میں ایمان والوں کو بار بار مخاطب کیا گیا۔ قرآن پاک میں 88 بار فرمایا گیا کہ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا۔۔اور اُس میں سے 16 مرتبہ اِسی سورۃ میں آیا ہے۔ آپ خود اندازہ لگائیں کہ جب ہمیں بار بار مخاطب کیا گیا تو احکامات کتنے ہونگے۔ سورۃ البقرہ میں 10 بار ایمان والوں کو پکارا گیا۔

سورۃ مائدہ کے بارے میں یہ آتا ہے کہ اس کے سارے احکامات محکم ہیں۔ یعنی کوئی منسوخ نہیں ہوُا۔ کیونکہ آخری دور میں کچھ حصّہ نازل ہوُا تھا۔ اس لئے مفسرین کہتے ہیں کہ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔ کیونکہ یہ فائنل احکامات تھے۔

سورۃ البقرہ میں اُمتِ مسلمہ کی ذمہ داریوں کی بات کی گئی تھی۔ سورۃ آلِ عمران سے دین پر استقامت سکھائی گئی۔ سورۃ نساء العدل والرحمہ ہے۔ سورۃ مائدہ کا موضوع الوفا ہے۔ اللہ سے بھی وفا کرو اور بندوں سے بھی بے وفائی نہ کرو۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو سورۃ مائدہ اور اپنی عورتوں کو سورۃ نساء سکھاؤ۔ لیکن عورتیں بھی جب سورۃ مائدہ پڑھیں گیں تو بہت سارے احکامات سمجھ جائینگی۔

سورۃ مائدہ کے نزول کا دوروہ تھا جب مسلمانوں کے اوپر کفار کے بعد اَب یہود کی نظریں بھی لگ چکی تھیں۔

مسلمان اُس دَور میں داخل ہوچکے تھے جب خطروں کے بادل اُن پر منڈلا رہے تھے۔ اسلام اور مسلمان اب قوّت بن چکے تھے جس کو مٹانا اَب کسی کے بس کی بات نہیں۔ یہود کا ذور بھی ٹوٹ چکا تھا۔ مدینہ اور اُس کے آس پاس کی بستیاں اَب مسلمانوں کے ہاتھ میں آچکی تھیں۔

ایسا لگتا تھا کی مسلمانوں کی تاریک رات اَب ختم ہو چکی ہے اور مسلمان اَب فتح کے دَور میں داخل ہونے والے ہیں۔

اِس دَور میں اس سورۃ کا نازل ہونا اپنے اندر بہت ساری حکمتیں رکھتا تھا۔

سب سے پہلے اس سورۃ سے مسلمانوں کی اخلاقی تربیت ہوئی۔ جب دُشمن آپ کو تھکا کرنا کام ہوجاتے ہیں۔ تو وہ پھر مسلمان کا اخلاق تباہ کرنے والے کام شروع کردیتے ہیں۔ بعض اوقات اُن کی چالیں اور منصوبے اتنے کامیاب نہیں ہوتے جتنے اخلاق وار کامیاب ہوسکتے ہیں۔

مسلمانوں کی بہترین تربیت بے حد ضروری ہے۔ اجتماعی زندگی اور انفرادی زندگی کیسے بہتر ہو اور معاشی اور معاشرتی تعلقات میں کیسے ایک دوسرے کا خیال رکھا جائے پر بات کی گئی ہے۔

سیاسی میدان میں کیا حکمتِ عملی رکھی جائے پر بھی بات ہو گی۔

اللہ ہمیں غیروں کے ہاتھوں میں نہیں ڈالتے بلکہ خود ہماری تربیت کر رہے ہیں تاکہ کسی میدان میں پیچھے نہ رہ جائیں۔

وعدے پورے کریں چاہے کسی دُشمن سے ہی نہ کیوں نہ کیا ہو۔ چاہے حدیبیہ جیسا معاہدہ ہی نہ ہو۔

اَب اقتدار اور قوّت مسلمانوں کو ملنے والا ہے اس لئے مسلمان اپنے اندر وہ خوبیاں اور صلاحتیں پیدا کریں کہ عدل اور انصاف کرنے والے ہوں۔ حقدار کو حق دیں۔

دِلوں کو حسد اور بغض سے پاک کر لیں۔ ہابیل اور قابیل کا قصّہ بھی بیان کیا گیا۔ مسلمان کو دوست اور دُشمن کو فرق بتایا گیا۔

اگلا بڑا موضوع آسمانی کتابیں ہیں۔ تورات، ذبور، انجیل اور قرآن ایک ہی رَبّ کا پیغام ہیں۔ اس سورت میں بائبل کی بہت ساری Quotations موجود ہیں۔

مسلمانوں سے فرمایا جارہا ہے کہ پہلے یہ نعمت یہود و نصاریٰ کو ملی لیکن انہوں نے قدر نہ کی اَب دُنیا کی سربراہی تمہیں ملنی والی ہے اس لئے اس کی قدر کرنا۔ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانا۔ اُمتِ مسلمہ کو ایک بھاری ذمہ داری دی گئی ہے۔ غلو سے بچنا۔

دین مکمل کر دیا گیا ہے اَب ہم اپنی مرضی سے دین میں کوئی کمی بیشی نہیں کر سکتے۔ جو رسولؐ قرآن اور سُنّت سے سکھا گئے بس وہی ہمارا دین ہونا چاہئیے۔

اس سورۃ میں ایک آیت ہے "کیا یہ ابھی بھی جاہلیت کے حکم چاہتے ہیں۔؟" اللہ نے ہمیں جاہلیت کے تمام اندھیروں سے نکال دیا۔ اسلام کی روشنی آئی ہے۔ پچھلی زندگی کو بھول جائیں۔ نئ دینی زندگی شروع کریں۔

شعائر اللہ پر بہت بات ہوگی۔ وضو تیمّم کے احکامات بھی آئینگے۔ ذبیحہ پر بھی تفصیل سے بات ہوگی۔

اہلِ کتاب خواتین سے نکاح پر بھی بات ہوگی اور کیا شرائط ہونگی۔

چوری کے شرعی حکم پر بھی بات ہوگی۔ ڈاکہ زنی پر بھی بات ہوگی۔ معاشرے میں فساد پر بات ہوگی۔

اللہ کے نبیؐ کے دُنیا سے جانے کے بعد کیا تم دین سے پِھر تو نہیں جاؤ گے؟

اس ایک سورت میں معنی اور احکام کا ایک سُمندر ہے۔ دریا کو کوزے میں بند کرنے والی کیفیت ہے۔

ترتیب کے لحاظ سے مدنی سورتوں میں سے یہ آخری سورت ہے۔ اس کے بعد کچھ مکّی سورتیں آئیں گی۔

دُعا کریں کہ یا اللہ اس سورت کے احکام کو سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ﴿1﴾

اے ایمان والو! عہد وپیماں پورے کرو، تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں بجز ان کے جن کے نام پڑھ کر سنا دیئے جائیں گے مگر حالت احرام میں شکار کو حلال جاننے والے نہ بننا، یقیناً اللہ جو چاہے حکم کرتا ہے۔(1)

پہلی آیت سے ہی یوں لگ رہا ہے کہ فرمایا جارہا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ اس سورت کے خوبی دیکھیں کہ پہلی آیت سے ہی ایمان والوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ کہ توجہ سے سُنو۔ اللہ کے دین کو سیکھنا چاہتے ہو تو دھیان سے بات سُنو۔

وعدوں کو پورا کرو۔ ع ق د۔ یعنی عقود پورے کرو۔ نکاح عقدِ مسنونہ کہتے ہیں۔ عقد شوہر اور بیوی میں وعدہ ہے۔ معاہدہ ہے۔ اسی سے لفظ عقیدہ ہے جو اللہ اور بندے کے درمیان ہے۔ "تو میرا رَب اور میں تیرا بندہ۔ جو اللہ کہے گا وہی کرونگا۔" یہ حکمیہ جُملہ ہے۔ امر کا صیغہ ہے۔ عقد پختہ وعدہ ہوتا ہے۔ یعنی گرہ لگ گئی ہے۔

ایک بندے کا سب سے پہلا عقد۔ وعدہ اللہ سے کرتا ہے۔ ایک انسان مسلمان ہو کر کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ۔ جو اللہ نے حکم دیا وہی کرونگا۔ آج کے بعد اللہ کی اور میری مرضی ایک ہی ہے۔

دوسرا عقد بندہ اپنے آپ سے کرتا ہے۔ خود سے وعدے کرنے کے لئے قوّتِ اِرادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ Will Power سے بندہ اپنے آپ سے وعدہ کرتا اور پھر اُن کو پورے کرتا ہے۔ آج کے بعد اللہ کی حکم عدولی نہیں کرونگی۔ مثال نماز پڑھوں گی۔ جھوٹ نہیں بولونگی۔ غیبت نہیں کرونگی۔ Self Commitments– کو پوری کریں۔ نیّتیں اور اِرادے اپنے آپ سے وعدے ہیں کیونکہ کوئی دوسرا یاد نہیں کروائے گا۔ اللہ نے ہمارے اندر ایک Self-Conscious رَکھا ہے۔

جب دوسروں سے وعدہ کرتے ہیں تو وہ یاد کروادیتے ہیں۔

اگلے وعدے قانونی کانٹریکٹ ہوتے ہیں۔ وہ جن میں کاغذی کاروائی بھی ہوتی ہے۔ مثال۔ تجارت کے معاہدے، گھر کی خرید و فروخت، ملازمت، سکول، کالج اور دوسرے محکموں کے ساتھ لکھے ہوئے وعدے۔ یعنی وہ تمام وعدے جن میں آپ کوئی بھی کاغذی کاروائی کرتے ہیں۔ جن میں آپ کے دستخط ہوتے ہیں۔ مثال گھر پر کرائے لینا، یا بینک کے ساتھ لین دین۔

اسی طرح جب آپ کوئی دینی کورس شروع کرتے ہیں۔ تو زبانی یا لکھ کر ایک وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہم یہ قرآن کا، تفسیر کا، یا سیرتِ رسولِ کا کورس شروع کر رہے ہیں۔ ہم قواعد وضوابط کی پابندی کریں گے۔ ہم یہاں کے اُصولوں اور باتوں کو نجی محفلوں میں بحث کا موضوع نہیں بنائینگے۔ ہم اِدارے اور آرگنائزیشن کے لئے پریشانی کا سبب نہیں بنیں گے۔ جو کہا جائے گا کریں گے۔ جو نہیں کر سکیں گے اُس کے لئے ٹھوس وجہ بتائینگے۔

مثال کہ آپ جہاز میں سفر کرتے ہیں تو وہاں جو کہا جاتا ہے اُس پر عمل کیا جائے گا۔ تمام پابندیوں سے گُزر کر پھر آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے ہیں۔

علم کا سفر بھی پابندیوں اور اُصولوں کا خیال رکھتے ہوئے طے ہو گا۔ علم سے آپ کو تعلیم ملتی ہے لیکن انسانی رویوں سے شخصیات بنتی ہیں۔ جو آج غیر ذمے دار طالب علم ہو گا وہ کل کو ایک غیر ذمّے دار اُستاد ہو گا یا جہاں بھی کام کرے گا اپنا اسی قسم کا رویہ ظاہر کرے گا۔

مسلمانوں کو یہ بات اللہ کے نبیؐ کے دور میں بہت اچھی طرح سمجھ آگئی تھی۔ مسلمان منظّم تھے۔ تین سو تیرہ مجاہد ایک ہزار پر غالب آ گئے۔ اور پھر اُحد کے میدان میں سات سو مجاہد تین ہزار پر غالب آ گئے۔ لیکن جب جگہ چھوڑ دی، وعدہ پورا نہ کیا، اللہ کے نبیؐ کی بات نہ مانی تو پھر فتح شکست میں بدل گئی۔

سوشل کانٹریکٹ کو آپ ہر جگہ لے سکتے ہیں۔

اب یہ نہ ہو کہ آپ کہنا شروع کر دیں کہ کہاں پھنس گئے ہیں۔ کیوں کورس شروع کر دیا۔ ؟ یہ زبان اور دِل کی ناشکری ہے۔ زبان کی ناشکری لوگ سُنتے ہیں اور دل کی اللہ سُنتا ہے۔ زبان کی ناشکری سے لوگ آپ کو دوبارہ وہ چیز نہیں دینگے اور دِل کی ناشکری سے اللہ وہ نعمت آپ سے واپس لے لے گا۔

مثال یہ کہ اگر آپ وعدہ پورا نہیں کرتے، وقت پر کورس کے لئے نہیں پہنچتے تو اللہ آپ سے یہ توفیق چھین لے گا۔ آپ دیر سے آتے آتے پھر آنا ہی چھوڑ دینگے۔ اللہ ہم سب کو محاسبے کی دعوت دیتا ہے۔

لیگل کانٹریکٹ یعنی ایسے قانونی معاہدے یا وعدے جن میں آپ سے پوچھ ہو سکتی ہے۔ کہ آپ نے یہ کمٹمنٹ کی تھی، وعدہ پورا کیوں نہیں کیا؟ مثال یہاں نو پارکنگ میں گاڑی کیوں پارک کی، لال بتی سے کیوں گُزرے۔

اگلی صورت ہو سکتی ہے سماجی معاہدوں کی، مثال نکاح کا وعدہ، منگنی کر لی تو نبھانی پڑے گا۔ یہ نہیں کہ کہیں اور اچھا رشتہ ملا تو پہلی منگنی توڑ دی۔ آج آپ کسی کے ساتھ کرینگے کل کوئی آپ کے ساتھ کرے گا۔ نکاح ایک لکھا ہوُا کمٹمنٹ ہے۔ قانونی دستاویز۔ یعنی اگر کسی نے کوئی ملازمت لی تو تمام

وعدے پورے کرنا ہونگے۔ یہ نہیں کہ بیوی تو بن گئی لیکن اپنے فرائض پورے نہ کئیے۔ تمام ذمّہ داریاں نبھانی ہونگی۔ شوہر بیوی بن گئے تو تمام حقوق و فرائض کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

اگلی صورت ہے بین الاقوامی معاہدے۔ ملکوں کے درمیان جو بھی سفارتی تعلقات ہوں، امن کے معاہدے، لین دین کے معاہدے،۔ ایکدوسرے کا خیال رکھیں۔ یہ نہیں کہ اندر سے جڑیں کاٹیں۔ ملکی سطح پر وعدے نبھائیں۔

اگلی صورت ہے اخلاقی وعدے۔ اِن کو لکھا نہیں جاتا یہ فطرت کی پکار ہیں۔ مثال والدین کی خدمت کریں۔ بچوں کے حقوق۔ کہیں لکھا ہوُا نہیں ہوتا لیکن ماں ساری رات جاگ کر بچے کا خیال رکھتی ہے۔ بچے اپنے والدین کی خدمت کریں۔ پڑوسی اور مساکین کا خیال رکھیں۔ یتیم کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ اس معاہدے کو توڑنے والے کو دُنیا کی کوئی عدالت سزا نہیں دیتی۔ اس کے لئے سزا ہے ضمیر کی سزا۔ انسان اندر ہی اندر اپنے آپ سے خوش نہیں رہتا اور ڈیپریشن کا مریض بن جاتا ہے۔ سکون نہیں ملتا۔

یہ چھے اقسام کے معاہدے اور وعدے ہیں۔ ہر بندہ اپنے آپ کو چیک کرے۔ کہاں کتنی کمی ہے۔ اصلاح کر لیں، معافی مانگ لیں۔ توبہ کر لیں۔ نیت کو ٹھیک کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ایک مومن کو منظم انسان بنا رہے ہیں۔ ایک بہترین مسلمان وہ ہے جو دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے۔ مومن وہی ہے جو ٹریفک کے اُصول کی پابندی بھی کرے۔ اور غیر مسلم ہمسائے سے بھی اچھا سلوک کرے۔ اور اللہ اور بندوں کے حقوق پورے کرے۔

اگر سیٹ بیلٹ نہیں باندھتے تو انسانی جان خطرے میں ہے اور اگر اللہ کی پابندیاں اور حدود کا خیال نہیں رکھیں گے تو ایمان خطرے میں ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم عبادات کا خیال تو رکھتے ہیں لیکن سماجی اور معاشرتی حقوق کا خیال نہیں رکھتے۔ مسجد میں تو حاجی اور نمازی ہیں لیکن باہر نکل کر ہمسائے کے حقوق پورے نہیں کرتے۔ روزے رکھتے ہیں لیکن یتیم کا حق نہیں دیتے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں لیکن ناجائز منافع خور ہیں۔ اگر سچّا دین پھیل جائے تو زمین سے سونا نکلے گا اور آسمان سے رزق اُترے گا۔

اللہ کے نبیؐ کے دَور میں جو معاشرہ تھا آج ہمیں اُسی کی ضرورت ہے۔ آج عبادت ہے لیکن روح نہیں ہے۔ اللہ کے نبیؐ وعدے کے پابند تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ منافق کی علامت ہے کہ وعدے کو پورا نہیں کرتا۔ ایک دفعہ دو صحابی نماز پڑھ کر نکلے تو کسی کی کوئی بات کرنے لگے۔ اللہ کے نبیؐ نے جب یہ سُنا تو اُن دونوں سے کہا کہ میرے ساتھ آؤ۔ وہ آپؐ کے ساتھ چل پڑے۔ آپؐ انہیں ایک مرے ہوئے گدھے کے پاس لے گئے اور فرمایا یہ کھاؤ۔ وہ بولے اللہ کے نبیؐ ہم یہ کیسے کھا سکتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم یہی کام کرے رہے تھے جب کسی کی غیر حاضری میں اُس کی بات کر رہے تھے۔ انہوں نے فوراً توبہ کی۔ اللہ کے نبیؐ تو مشرکین اور یہود سے وعدے کو پورا کرتے تھے۔ آپ نے ہجرت سے پہلے کی امانتیں تک علیؓ کے سُپرد کیں کہ مالکوں کے حوالے کر کے آنا۔ جبکہ آپؐ کی اپنی جان خطرے میں تھی۔ وہ آپ کو مارنا چاہتے تھے۔ آپؐ نے قیامت کے دِن تک کے لئے مثال قائم کر دی۔

فتح مکّہ کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مشرکین نے صلح حدیبیہ والے وعدے کی خلاف ورزی کی تھی اس لئے آپؐ اُن کی طرف گئے تھے۔ اللہ کے نبیؐ کی زندگی کی بہترین مثالیں آپ سیرتِ رسولؐ کے لیکچرز میں نورلقرآن ویب سائٹ سے سُن سکتے ہیں۔

آج ہمیں بحثیت قوم کے اعلیٰ اخلاق اور منظم ہونے کی ضروت ہے۔ اُمتِ مسلمہ علم حاصل کرے اور منظم ہو کر اللہ کے پیغام کو ساری دُنیا میں پھیلائے۔ انشاءاللہ پھر اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہو گی۔